ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 2971

Program: BS (Islamic Studies)

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

(شعبہ شریعہ، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ)

کورس: منتخب مصادر فقہ واصول فقہ کا تعارف (2971) • سطح: بی ایس (علوم اسلامیہ)

سمسٹر: خزاں 2026

امتحانی مشق نمبر 2 (بونس: 5 تا 9)

کل نمبر: 100 • کامیابی کے نمبر: 50

حل شدہ اسائنمنٹ گائیڈ

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ گائیڈ صرف مطالعہ اور حوالے کے مقصد کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کورس کی کتاب کے متعلقہ یونٹس غور سے پڑھیں، تصورات کو اچھی طرح سمجھیں اور پھر اسائنمنٹ اپنے الفاظ میں لکھیں۔ اس گائیڈ کو ہو بہو نقل کرنے کے بجائے اپنی فہم کے مطابق تحریر کریں۔ جہاں کسی دینی یا قانونی مسئلے میں قطعی رائے درکار ہو وہاں اہلِ علم اور مستند علماء کی طرف رجوع کریں۔

سوال نمبر 1: اصول الشاشی اور نور الانوار پر نوٹ (20 نمبر)

سوال نمبر 1۔ احناف کی کتب اصول فقہ (اصول الشاشی اور نور الانوار) پر نوٹ لکھیں۔ (20 نمبر)

تعارف: اصول فقہ حنفی کی تدوین میں فقہاء عراق کی روایت کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ امام ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ کے اجتہادات سے جو اصولی نظام تشکیل پایا، اسے بعد کے حنفی علماء نے کتابوں میں مدون کیا، جن میں کرخی، جصاص، دبوسی، بزدوی اور سرخسی کے نام نمایاں ہیں۔ اسی سلسلے کی دو کتابیں تعلیمی دنیا میں غیر معمولی شہرت رکھتی ہیں: اصول الشاشی جو ایک مختصر متن ہے، اور نور الانوار جو المنار کی مشہور شرح ہے۔ دونوں کتابیں صدیوں سے مدارس کے نصاب میں شامل ہیں اور برصغیر کے طلبہ اصول فقہ کا آغاز عموماً انہی سے کرتے ہیں۔ اس نوٹ میں دونوں کتابوں کے مصنفین، ان کے مضامین و ترتیب، ان کے اسلوب و منہج اور اصول حنفی کی تعلیم میں ان کے مقام کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

ان دونوں کتابوں کا ایک ساتھ مطالعہ اس لیے اہم ہے کہ ان میں سے ایک متن ہے اور دوسری شرح۔ درس اصول کی تعلیم میں متن و شرح کا یہی امتزاج طالب علم کو پہلے نقشہ دیتا ہے اور پھر تفصیل۔ اصول الشاشی پڑھنے والا طالب علم جب نور الانوار کی طرف بڑھتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ وہی مباحث اب دلائل، مثالوں اور مخالفین کے جوابات کے ساتھ کھل رہے ہیں۔ یہ تدریج ہی ان کتابوں کی نصابی عمر کی طوالت کا راز ہے۔

اصول الشاشی: مصنف اور تعارف

اصول الشاشی کے مصنف نظام الدین الشاشی رحمہ اللہ ہیں، جن کی وفات 344 ہجری میں مانی جاتی ہے۔ بعض اہل علم نے اس کتاب کی نسبت اور مصنف کے تفصیلی احوال پر بحث کی ہے، کیونکہ دو شاشی علماء یعنی اسحاق بن ابراہیم الشاشی اور نظام الدین الشاشی کے نام اس پس منظر میں آتے ہیں، تاہم درسی روایت میں کتاب نظام الدین شاشی ہی سے منسوب اور معروف ہے۔ یہ کتاب اصول فقہ کا مختصر متن ہے جس میں حنفی اصول کے بنیادی مباحث کو ترتیب سے سمیٹا گیا ہے۔ اس کی شہرت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ نئے طالب علم کے لیے اصول فقہ کا دروازہ ہے: اس کی زبان سادہ، تقسیم واضح اور ترتیب منطقی ہے۔ برصغیر کے مدارس میں عالم کورس کے ابتدائی درجات میں یہ کتاب پڑھائی جاتی ہے اور اس پر اردو شروحات و تراجم کی ایک پوری روایت موجود ہے جس سے اس کی تدریسی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

اصول الشاشی کے مضامین و ترتیب

اصول الشاشی کی ترتیب ادلہ اربعہ کو سامنے رکھ کر بنائی گئی ہے۔ کتاب کا آغاز کتاب اللہ کے مباحث سے ہوتا ہے، جس میں الفاظ کی تقسیم یعنی خاص و عام، مطلق و مقید، مشترک و مؤول اور حکم کے اعتبار سے ظاہر، نص، مفسر، محکم اور ان کے مقابل خفی، مشکل، مجمل و متشابہ کی بحث آتی ہے، ساتھ ہی امر و نہی اور بیان کی اقسام بھی زیر بحث آتی ہیں۔ اس کے بعد سنت کے مباحث آتے ہیں جن میں خبر کی اقسام، متواتر و مشہور و آحاد اور راوی کی شرائط شامل ہیں۔ پھر اجماع کی تعریف، اقسام اور حجیت بیان ہوتی ہے، اور آخر میں قیاس کی بحث آتی ہے جس میں علت، اس کی شرائط اور قیاس کے ارکان واضح کیے جاتے ہیں۔ اس ترتیب کا فائدہ یہ ہے کہ طالب علم کو ادلہ کی تدریجی حیثیت سمجھ آتی ہے: اصل ماخذ کتاب و سنت ہیں، اجماع ان کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے اور قیاس اجتہاد کا طریقہ ہے۔ مختصر ہونے کے باوجود یہ مباحث اس طرح رکھے گئے ہیں کہ بعد کی بڑی کتابوں کی بنیاد بن سکیں۔



شکل 1: اصول فقہ کی چند مشہور کتب کی زمانی ترتیب (ہجری سال کے مطابق)

نور الانوار: مصنف، متن اور شرح کا تعلق

نور الانوار دراصل متن نہیں بلکہ شرح ہے۔ اس کا متن حافظ الدین نسفی (وفات 710 ہجری) کی مشہور کتاب المنار فی اصول الفقہ ہے، جو حنفی اصول کا معتمد متن ہے۔ نور الانوار کے مصنف شیخ احمد بن ابی سعید ہیں، جو ملا جیون کے نام سے مشہور ہیں اور جن کی وفات 1130 ہجری میں ہوئی۔ ملا جیون برصغیر سے تعلق رکھنے والے جلیل القدر حنفی

عالم تھے اور آپ کی یہ شرح اپنے وطن سے نکل کر پورے عالم اسلام کے مدارس میں پڑھائی جانے لگی۔ شرح ہونے کی حیثیت سے نور الانوار میں المنار کی ہر عبارت کی توضیح کی گئی ہے، مشکل اصطلاحات کھولی گئی ہیں، فقہی مثالوں سے مباحث کو واضح کیا گیا ہے اور جہاں مخالف مسالک، خصوصاً شافعیہ کے اصول سے اختلاف ہے وہاں اس کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب متن کی اختصار والی مشکل کو رفع کر کے طالب علم کو براہ راست مفصل مباحث تک لے جاتی ہے۔ درس نظامی میں نور الانوار اصول کی اہم کتابوں میں شامل ہے اور اسے اصول الشاشی کے بعد کے درجے میں پڑھایا جاتا ہے۔

جدول 1: اصول الشاشی اور نور الانوار کا تقابل

پہلو	اصول الشاشی	نور الانوار
نوعیت	مختصر متن	المنار کی شرح
مصنف	نظام الدین الشاشی (م 344ھ)	ملا جیون، احمد بن ابی سعید (م 1130ھ)
درجہ	ابتدائی طلبہ کے لیے	متوسط و اعلیٰ طلبہ کے لیے
اسلوب	سادہ تقسیم، کم مثالیں	عبارت کی توضیح، مثالیں اور مناقشات
مضامین	کتاب، سنت، اجماع، قیاس کے بنیادی مباحث	انہی مباحث کی مفصل تشریح و تطبیق

دونوں کتابوں کا منہج اور تدریسی مقام

منہج کے اعتبار سے دونوں کتابیں کتب فقہاء کی حنفی روایت کی نمائندہ ہیں، جس میں اصول کو فقہی مثالوں کے ساتھ سمجھایا جاتا ہے۔ یہ منہج متکلمین کے اس اسلوب سے مختلف ہے جس میں اصول کو کلامی مباحث کے انداز میں پیش کیا جاتا ہے، اگرچہ متاخر حنفی کتب میں دونوں رنگوں کا امتزاج ملتا ہے۔ اصول الشاشی کی خوبی اس کا سہل آغاز ہے، جبکہ نور الانوار کی خوبی یہ ہے کہ وہ المنار جیسے دقیق متن کو قابل فہم بناتی ہے اور اس میں مصنف نے کئی مقامات پر تحقیق و ترجیح سے بھی کام لیا ہے۔ مدارس کے علاوہ جامعات کے

اسلامی علوم کے شعبوں میں بھی یہ کتابیں حنفی اصول کے تعارف کے لیے استعمال ہوتی ہیں، اور ان پر جدید اردو شروحات اس بات کی علامت ہیں کہ ان کی افادیت آج بھی برقرار ہے۔ یہاں یہ تنبیہ بھی مناسب ہے کہ مصنفین کے سنین وفات اور نسبت کتاب جیسی جزئیات میں اہل علم کے ہاں مباحث موجود رہتے ہیں، اس لیے تحقیق کے مرحلے میں مستند کتب تراجم وطبقات سے رجوع کرنا چاہیے۔

نتیجہ

نتیجہ یہ ہے کہ اصول الشاشی اور نور الانوار حنفی اصول فقہ کی تعلیم کے دو اہم سنگ میل ہیں۔ پہلی کتاب مختصر متن کی صورت میں ادلہ اربعہ کے مباحث کا واضح نقشہ دیتی ہے اور دوسری کتاب المنار کی مفصل شرح کے طور پر اسی نقشے کو دلائل و امثال سے بھر دیتی ہے۔ ان دونوں کو ترتیب سے پڑھنا طالب علم کو اصول فقہ حنفی کی بنیادیں مضبوط کرنے کا آزمودہ طریقہ ہے، اور یہی وجہ ہے کہ یہ کتابیں سات سو سال کے فاصلے پر ہونے کے باوجود ایک ہی نصابی سلسلے میں آج بھی ساتھ ساتھ زندہ ہیں۔

سوال نمبر 2: شرح تنقیح الفصول اور الموافقات کا تعارف (20 نمبر)

سوال نمبر 2۔ مالکیہ کی کتب اصول فقہ شرح تنقیح الفصول اور الموافقات کا تعارف قلمبند کریں۔ (20 نمبر)

تعارف: مالکی اصول فقہ کی روایت اپنے اندر دو نمایاں خوبیاں رکھتی ہے: ایک طرف اصول کو کلامی و منطقی گہرائی کے ساتھ مدون کرنے کی کوشش اور دوسری طرف شریعت کے مقاصد کو مرکز نگاہ بنانے کا رجحان۔ اس سوال کی دونوں کتابیں انہی دو خوبیوں کی نمائندہ ہیں۔ شرح تنقیح الفصول شہاب الدین قرافی کی اپنے ہی مختصر متن کی شرح ہے جو اصولی مباحث کی دقیق ترتیب کے لیے مشہور ہے، جبکہ الموافقات ابو اسحاق شاطبی کی وہ انقلابی کتاب ہے جس نے مقاصد شریعت کو مستقل علم کی صورت دی۔ اس جواب میں دونوں مصنفین کا تعارف، دونوں کتابوں کے مضامین و منہج، ان کی باہمی نسبت اور مالکی بلکہ عمومی اصول فقہ میں ان کے مقام کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ طالب علم کو مالکی مصادر کی مکمل تصویر مل سکے۔

دونوں کتابوں کو ایک سوال میں جمع کرنے کی مناسبت یہ بھی ہے کہ قرافی اور شاطبی دونوں نے اصول کو محض مجوزات و ممانعات کے مجموعے سے آگے بڑھا کر شریعت کی حکمتوں سے جوڑا، اگرچہ شاطبی نے اسے جس وسعت اور نظام سے پیش کیا وہ قرافی کے ہاں اس درجے میں نہیں تھا۔ اس طرح یہ دونوں کتابیں مل کر مالکی اصول کے ارتقائی سفر کو بھی دکھاتی ہیں۔

شرح تنقیح الفصول: قرافی اور ان کا متن

اس کتاب کے مصنف شہاب الدین ابو العباس احمد بن ادریس القرافی ہیں، جن کی وفات 684 ہجری میں مصر میں ہوئی۔ آپ مالکی فقہ و اصول کے عظیم امام تھے اور آپ کی دیگر مشہور تصانیف میں الذخیرہ فقہ مالکی کی ضخیم کتاب اور الفروق یعنی انوار البروق فی انواء الفروق قواعد فقہ کی مشہور کتاب شامل ہیں۔ تنقیح الفصول فی اختصار المحصول فی الاصول دراصل امام فخر الدین رازی کی المحصول فی علم الاصول کا اختصار ہے، جس میں قرافی نے رازی کے مباحث کو سمیٹ کر اپنا متن بنایا اور پھر اسی متن کی خود شرح لکھی جو شرح تنقیح الفصول کے نام سے مشہور ہے۔ یہ خود مصنف کی اپنی شرح ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ متن کا مقصد مصنف سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔ قرافی کا شمار ان اصولیین میں ہوتا ہے جنہوں نے فروق یعنی ملتے جلتے مسائل کے درمیان فرق اور مصالح کے مباحث کو اصول میں نمایاں جگہ دی، اور یہی رنگ ان کی اس شرح میں بھی ملتا ہے۔

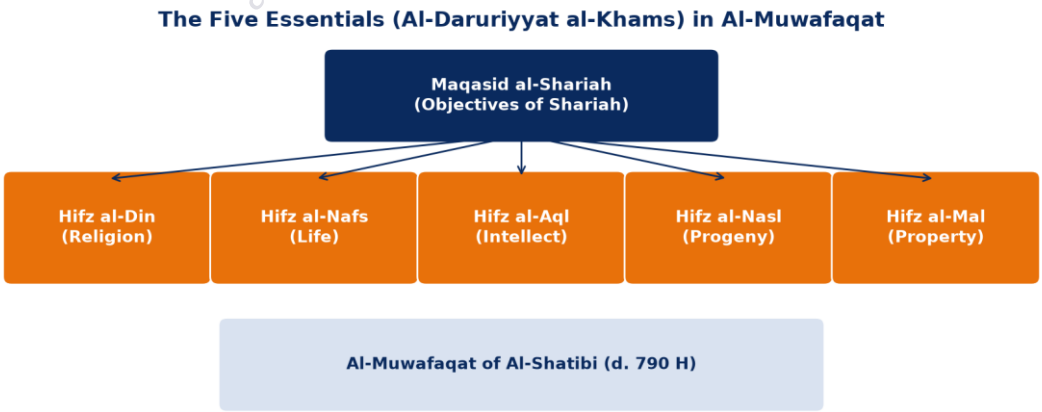
شرح تنقیح الفصول کے مضامین و خصوصیات

یہ شرح اصول فقہ کے تمام روایتی مباحث کا احاطہ کرتی ہے: حکم شرعی کی تعریف و اقسام، ادلہ یعنی کتاب، سنت، اجماع اور قیاس، عام و خاص، مطلق و مقید، مجمل و مبین، ناسخ و منسوخ، اخبار و روایت کے شرائط، اور اجتہاد و تقلید کے مباحث۔ اس کی نمایاں خصوصیات میں اصطلاحات کی حد بندی کی کوشش، دلائل کی کلامی و منطقی ترتیب، اور مصلحت و عرف جیسے مالکی اصولوں پر توجہ شامل ہیں۔ مالکی مسلک میں عمل اہل مدینہ، مصالح مرسلہ اور سد ذرائع کو جو اہمیت حاصل ہے، اس کے اصولی پس منظر کو سمجھنے کے لیے قرافی کی کتب خاص طور پر مفید ہیں۔ شرح تنقیح الفصول کو مالکی مدارس اور جامعات میں اصول کی معتبر کتاب کی حیثیت حاصل رہی ہے، اور محققین اسے رازی کے المحصول کی روایت کو

مالکی اصول سے جوڑنے والی اہم کڑی قرار دیتے ہیں۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ یہ کتاب خالص مالکی فروعی مواقف کی کتاب نہیں بلکہ فن اصول کی کتاب ہے، اس لیے اس میں تمام مسالک کے اصولی مباحث زیر بحث آتے ہیں۔

الموافقات: شاطبی اور مقاصد شریعت کا علم

الموافقات کے مصنف ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی ہیں، جو اندلس کے شہر غرناطہ سے تعلق رکھتے تھے اور جن کی وفات 790 ہجری میں ہوئی۔ آپ مالکی فقیہ، اصولی اور نحوی تھے۔ آپ کی کتاب کا پورا نام الموافقات فی اصول الشریعہ ہے۔ یہ کتاب اصول فقہ کی تاریخ میں اس لیے انقلابی سمجھی جاتی ہے کہ اس نے شریعت کے مقاصد کو کتاب کا مرکزی موضوع بنایا۔ شاطبی سے پہلے مقاصد کی بحث اصول کی کتابوں میں ضمنی طور پر غزالی اور عز بن عبد السلام وغیرہ کے ہاں ملتی تھی، مگر شاطبی نے اسے پورے نظام کی صورت دی اور ثابت کیا کہ شریعت کے تمام احکام بندوں کی مصلحتوں کی رعایت پر مبنی ہیں اور ان مصلحتوں کو استقراء یعنی پورے شرعی ذخیرے کے جائزے سے پہچانا جا سکتا ہے۔ ان کی دوسری مشہور کتاب الاعتصام ہے جو بدعت کے موضوع پر ہے، مگر ان کی عالمی شہرت الموافقات ہی سے ہے۔



شکل 1: الموافقات میں بیان کردہ پانچ ضروریات (الضروریات الخمس) کا خاکہ

الموافقات کی ترتیب اور مرکزی مباحث

الموافقات کئی جلدوں پر مشتمل ہے اور اس کے بڑے حصے یہ ہیں: مقدمات، جن میں علم و استقراء کے مباحث ہیں؛ کتاب الاحکام، جس میں حکم کی اقسام اور خطاب کے مباحث ہیں؛ کتاب المقاصد، جو کتاب کا دل ہے اور جس میں مقاصد کی اقسام یعنی ضروریات، حاجیات اور تحسینیات، اور پانچ ضروریات یعنی دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کی بحث ہے؛ کتاب الادلہ، جس میں ادلہ شرعیہ کا مقاصدی زاویے سے جائزہ ہے؛ اور کتاب الاجتہاد، جس میں مجتہد کی شرائط اور مقاصد سے واقفیت کی ضرورت بیان ہوئی ہے۔ شاطبی کے نزدیک ضروریات وہ ہیں جن کے بغیر دینی و دنیوی زندگی کا نظام قائم نہیں رہ سکتا، حاجیات وہ ہیں جن سے تنگی دور ہوتی ہے، اور تحسینیات حسن و کمال کی چیزیں ہیں۔ یہی تقسیم بعد میں مقاصد شریعت کے پورے جدید ادب کی بنیاد بنی، اور آج اسلامی قانون، معاشیات اور طبی اخلاقیات میں مقاصد کی جو بحثیں ہوتی ہیں، ان کی جڑ یہی کتاب ہے۔

جدول 1: دونوں کتب کا تقابل

پہلو	شرح تنقیح الفصول	الموافقات
مصنف	شہاب الدین قرافی (م 684ھ)	ابو اسحاق شاطبی (م 790ھ)
نوعیت	اپنے متن تنقیح الفصول کی خود نوشت شرح	مقاصد شریعت پر مستقل اور منظم تصنیف
پس منظر	رازی کے المحصول کی روایت کا اختصار و شرح	استقراء کی بنیاد پر مقاصدی نظام کی تشکیل
مرکزی امتیاز	اصولی مباحث کی دقیق ترتیب؛ فروق و مصالح پر توجہ	ضروریات، حاجیات، تحسینیات کی تقسیم؛ پانچ ضروریات

دونوں کتابوں کا مجموعی مقام اور اثرات

مجموعی جائزہ لیا جائے تو شرح تنقیح الفصول مالکی اصول کی کلاسیکی تدوین کی نمائندہ ہے، جبکہ الموافقات اس تدوین کو مقاصد کی نئی جہت عطا کرتی ہے۔ جدید دور میں الموافقات کی اہمیت خاص طور پر بڑھ گئی ہے: اس پر سمینار و تحقیقات ہوئیں اور فقہ المعاملات و فقہ الاقلیات جیسے شعبوں میں اس کے اصولوں سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ قرافی کی شرح بھی محققین کے لیے مالکی اصول اور قواعد فقہیہ کو سمجھنے کا اہم ذریعہ ہے۔ دونوں کتابوں کا مطالعہ طالب علم کو یہ سکھاتا ہے کہ اصول فقہ جامد فن نہیں بلکہ زندہ علم ہے جس میں ہر دور کے اہل علم نے شریعت کی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ البتہ مقاصد کی بحث میں یہ تنبیہ ضروری ہے کہ مقاصد کا اطلاق نصوص کو ترک کرنے کا ذریعہ نہیں بن سکتا؛ خود شاطبی نے مقاصد کو کتاب و سنت کے استقراء سے اخذ کیا تھا، اس لیے ان کی کتاب کو نصوص کے تابع رہ کر پڑھنا ہی درست طریقہ ہے، اور عملی مسائل میں ان اصولوں کا اطلاق اہل علم کا کام ہے۔

نتیجہ

نتیجہ یہ ہے کہ مالکی اصول فقہ کی یہ دو کتابیں دو مختلف مگر تکمیلی خدمات انجام دیتی ہیں: قرافی کی شرح تنقیح الفصول اصولی مباحث کو رازی کی روایت سے جوڑ کر منظم صورت دیتی ہے، اور شاطبی کی الموافقات شریعت کے مقاصد کو علم کی صورت دے کر اصول فقہ کو نئی وسعت عطا کرتی ہے۔ مصادر اصول فقہ کے طالب علم کے لیے ان دونوں کا تعارف مالکی روایت کی پہچان کے لیے ناگزیر ہے، اور بالخصوص الموافقات کا مطالعہ عصر حاضر کے فقہی مباحث کو سمجھنے کی کنجی فراہم کرتا ہے۔

سوال نمبر 3: شوافع کی کتب اصول فقہ — اللمع، البرہان اور الورقات (20 نمبر)

سوال نمبر 3۔ شوافع کی کتب اصول فقہ (اللمع فی اصول الفقہ، البرہان اور الورقات فی اصول الفقہ) کا تعارف تحریر کریں۔ (20 نمبر)

تعارف: شافعی مسلک کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اصول فقہ کے بانی خود اس کے امام، امام شافعی رحمہ اللہ ہیں۔ ان کے بعد شافعی علماء نے اس فن کو سب سے زیادہ وسعت دی اور متکلمین کے منہج پر اصول کی عظیم کتابیں لکھیں۔ اس سوال میں تین ایسی ہی کتابوں کا تعارف مقصود ہے: ابو اسحاق شیرازی کی اللمع فی اصول الفقہ، امام الحرمین جوینی کی البرہان فی اصول الفقہ، اور انہی جوینی کا مختصر متن الورقات۔ ان تینوں کا ایک ساتھ مطالعہ شافعی اصول کے تین درجے دکھاتا ہے: ایک متوسط درسی کتاب، ایک اعلیٰ تحقیقی کتاب اور ایک مختصر ترین متن جو صدیوں سے تدریس کی ابتداء میں پڑھایا جاتا ہے۔ اس جواب میں ہر کتاب کے مصنف، مضامین، منہج اور اثرات کا الگ الگ جائزہ لیا جائے گا۔

ان کتابوں کی اہمیت صرف شافعی مسلک تک محدود نہیں ہے۔ اصول فقہ کا جو کلامی منہج بعد میں تمام مسالک میں رائج ہوا، اس کی تشکیل میں جوینی اور ان کے شاگرد غزالی جیسے شافعی اصولیین کا کردار مرکزی ہے۔ چنانچہ اللمع، البرہان اور الورقات کا تعارف دراصل پورے فن اصول کے ارتقاء کا تعارف بھی ہے۔

امام الحرمین جوینی: مشترکہ پس منظر

البرہان اور الورقات دونوں کے مصنف امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک بن عبد اللہ الجوینی ہیں، جن کی ولادت 419 ہجری اور وفات 478 ہجری ہے۔ آپ نیشاپور کے عظیم عالم تھے، مکہ و مدینہ میں قیام کی وجہ سے امام الحرمین کا لقب پایا، اور واپس آ کر نیشاپور کی نظامیہ میں تدریس کی۔ آپ کے شاگردوں میں امام غزالی جیسی عظیم شخصیت شامل ہے۔ آپ فقہ میں نہایۃ المطلب جیسی ضخیم کتاب کے مصنف ہیں اور عقیدہ و کلام میں بھی آپ کی تصانیف مشہور ہیں۔ اصول فقہ میں آپ کا مقام اس لیے بہت بلند ہے کہ آپ نے اس فن کو کلامی مباحث سے ہم آہنگ کر کے اسے نئی علمی سطح عطا کی۔ یہ پس منظر ذہن میں رکھا جائے تو البرہان کی گہرائی اور الورقات کا اختصار دونوں سمجھ میں آتے ہیں کہ ایک ہی مصنف جب چاہے تو سمندر بھی پیش کرتا ہے اور جب چاہے تو اسے کوزے میں بھی بند کر دیتا ہے۔

البرہان فی اصول الفقہ

البرہان امام الحرمین کی اصول فقہ کی مفصل اور تحقیقی کتاب ہے اور اسے شافعی اصول کی اہم ترین کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس میں اصول کے تمام مباحث یعنی ادلہ شرعیہ، الفاظ و معانی کے مباحث، اجماع، قیاس، استدلال اور اجتہاد و ترجیح کو دلائل و مناقشات کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ مصنف صرف اپنے مسلک کا

موقف بیان نہیں کرتا بلکہ حنفیہ و مالکیہ سمیت دیگر اصولیین کے اقوال کا تنقیدی جائزہ بھی لیتا ہے اور کئی مقامات پر نئے نکات پیش کرتا ہے۔ اسلوب کلامی و منطقی ہے، اس لیے یہ کتاب اعلیٰ درجے کے طلبہ و محققین کے لیے ہے۔ البرہان کا اثر بعد کے اصولی ادب پر بہت گہرا ہے: غزالی کی المستصفیٰ اور رازی کی المحصول اسی روایت کی اگلی کڑیاں ہیں۔ جدید دور میں البرہان کی تحقیق شدہ طبعات شائع ہوئی ہیں اور جامعات میں اسے شافعی اصول کے بنیادی ماخذ کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔

الورقات فی اصول الفقہ

الورقات اس کے بالکل برعکس ایک انتہائی مختصر متن ہے جو چند صفحات پر مشتمل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جوینی نے یہ صفحات یعنی ورقات ابتدائی طلبہ کے لیے لکھے تھے تاکہ وہ اصول کی بنیادی اصطلاحات اور تقسیمات پہلے ذہن نشین کر لیں۔ اس میں اصول فقہ کی تعریف، حکم کی اقسام، الفاظ کی تقسیم جیسے عام و خاص اور مطلق و مقید، امر و نہی کے بنیادی نکات، ناسخ و منسوخ، اجماع، خبر اور قیاس کا خلاصہ اور اجتہاد کا مختصر ذکر آ گیا ہے۔ اختصار کی وجہ سے یہ متن اپنی شرح کے محتاج ہے، اور اسی لیے اس پر بے شمار شروحات لکھی گئیں جن میں جلال الدین محلی کی شرح خاص طور پر مشہور ہے اور متن کے ساتھ پڑھائی جاتی ہے۔ الورقات کی زندگی کی طوالت کا راز یہی ہے کہ اس نے اصول جیسے مشکل فن کو اتنے مختصر نقشے میں پیش کر دیا کہ ہر نیا طالب علم پہلے یہ نقشہ دیکھ کر پوری سرزمین کا تصور قائم کر لیتا ہے۔ مشرق و مغرب کے مدارس میں آج بھی اصول کی ابتدا اسی متن سے ہوتی ہے۔

اللمع فی اصول الفقہ: شیرازی کی کتاب

اللمع کے مصنف ابو اسحاق ابراہیم بن علی الشیرازی ہیں، جن کی وفات 476 ہجری میں ہوئی۔ آپ بغداد کی نظامیہ کے مشہور مدرس تھے اور آپ کی فقہی کتاب المہذب شافعی فقہ کی معتبر ترین کتابوں میں سے ہے۔ اللمع اصول فقہ کی متوسط حجم کی کتاب ہے جس میں مصنف نے اصول کے مباحث کو واضح اور نسبتاً سہل اسلوب میں پیش کیا ہے۔ اس میں کتاب و سنت، اجماع، قیاس، الفاظ کے مباحث اور اجتہاد کا بیان اس ترتیب سے ہے کہ طالب علم بغیر کلامی پیچیدگیوں میں الجھے اصل مباحث تک پہنچ سکتا ہے۔ شیرازی نے اس کتاب کی خود ایک شرح بھی لکھی جو شرح اللمع کے نام سے مشہور ہے، جس میں متن کی تفصیل کر دی گئی ہے۔ یوں اللمع اور اس کی شرح مل کر درسی ضرورت کو پورا کرتے ہیں:

متن نقشہ دیتا ہے اور شرح اس نقشے کی سیر کراتی ہے۔ شیرازی کا انداز اس اعتبار سے بھی اہم ہے کہ وہ فقہاء کے عملی ذوق کو کلامی مباحث پر غالب رکھتے ہیں، جس سے کتاب فقہ کے طلبہ کے لیے زیادہ قابل استفادہ بن جاتی ہے۔

جدول 1: تینوں کتب کا تقابل

کتاب	مصنف	[illegible]	نمایاں پہلو
اللمع فی اصول الفقہ	ابو اسحاق شیرازی (م 476ھ)	متوسط درسی کتاب	واضح اسلوب؛ مصنف کی اپنی شرح اللمع بھی موجود
البرہان فی اصول الفقہ	امام الحرمین جوینی (م 478ھ)	اعلیٰ تحقیقی کتاب	کلامی و منطقی مناقشات؛ بعد کے اصولی ادب پر گہرا اثر
الورقات فی اصول الفقہ	امام الحرمین جوینی (م 478ھ)	مختصر ترین متن	چند صفحات میں پورے فن کا نقشہ؛ مشہور شرح از جلال الدین محلی

تینوں کتب کا مجموعی مقام

ان تین کتابوں کا مجموعی مقام یہ ہے کہ انہوں نے شافعی اصول کو تینوں سطحوں پر محفوظ کر دیا: ابتدائی طالب علم کے لیے الورقات، درمیانی طالب علم کے لیے اللمع اور محقق کے لیے البرہان۔ یہی وہ تدریجی نظام ہے جس کی وجہ سے شافعی مدارس میں اصول کی تعلیم ہمیشہ مضبوط رہی ہے۔ ان کتابوں کے مطالعے سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ کسی فن میں رسوخ کے لیے متون کا نظام ضروری ہوتا ہے، اور اچھا مصنف وہ ہے جو اپنے قاری کے درجے کو پہچان کر لکھے۔ مصادر کے طالب علم کو یہ بھی نوٹ کرنا چاہیے کہ یہ کتابیں اگرچہ

شافعی پس منظر رکھتی ہیں مگر ان کے مباحث تمام مسالک کے اصولیین کے ساتھ مکالمے میں ہیں، اس لیے انہیں پڑھنا تقابلی اصول کا مطالعہ بھی ہے۔ جزوی امور جیسے الور قات کی شرحوں کی مکمل فہرست یا نسخوں کی تفصیل کے لیے کتب کتابیات سے رجوع مفید رہے گا۔

نتیجہ

نتیجہ یہ ہے کہ اللمع، البرہان اور الور قات شافعی اصول فقہ کے تین تابناک مینار ہیں۔ جوینی کا البرہان تحقیق کی بلندی، ان کی الور قات اختصار کا کمال اور شیرازی کی اللمع وضوح و تدریس کا نمونہ ہے۔ امام شافعی کے قائم کردہ فن کو ان کتابوں نے وہ تفصیل اور نظام دیا جس کی بعد کی پوری اصولی روایت کھڑی ہوئی۔ اصول فقہ کے مصادر کو سمجھنے کے لیے ان تینوں کتابوں کا یہ تعارف بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

سوال نمبر 4: حنابلہ کی کتب اصول فقہ — تہذیب الاجوبہ، العدۃ اور التمہید (20 نمبر)

سوال نمبر 4۔ حنابلہ کی کتب اصول فقہ (تہذیب الاجوبہ، العدۃ اور التمہید فی اصول الفقہ) پر مضمون قلمبند کریں۔ (20 نمبر)

تعارف: حنبلی مسلک کی بنیاد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (164 تا 241 ہجری) کے اس منہج پر ہے جس میں کتاب و سنت و آثار صحابہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور قیاس کو ضرورت کے درجے میں رکھا جاتا ہے۔ اس منہج کے اصول شروع میں امام احمد کے اقوال و فتاویٰ اور ان کے تلامذہ کی روایات میں موجود تھے، بعد میں حنبلی علماء نے انہیں باقاعدہ اصولی کتابوں میں مدون کیا۔ اس سوال میں اسی تدوین کے تین ابتدائی و اہم سنگ میل زیر بحث ہیں: ابن حامد کی تہذیب الاجوبہ، قاضی ابو یعلیٰ کی العدۃ فی اصول الفقہ اور ابو الخطاب کلوذانی کی التمہید فی اصول الفقہ۔ اس مضمون میں تینوں مصنفین کا تعارف، تینوں کتابوں کے مضامین و منہج اور حنبلی اصول کی تشکیل میں ان کے کردار کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

حنبلی کتب اصول کا مطالعہ اس لیے بھی دلچسپ ہے کہ یہ دکھاتا ہے کہ ایک مسلک جس کی شناخت حدیث و اثر سے وابستگی تھی، اس نے بھی اصول جیسے عقلی و کلامی فن میں اپنا نظام کیسے بنایا اور دوسرے مسالک کے اصولیین سے مکالمہ کیسے کیا۔ یہ تینوں کتابیں چوتھی اور پانچویں صدی ہجری کی ہیں، یعنی یہ حنبلی اصول کی تشکیل کے دور کی دستاویزات ہیں۔

تہذیب الاجوبہ: ابن حامد اور اس کی نوعیت

تہذیب الاجوبہ کے مصنف ابو عبد اللہ الحسن بن حامد البغدادی ہیں، جن کی وفات 403ھ/1012ء میں ہوئی۔ آپ اپنے دور کے حنابلہ کے شیخ اور قاضی ابو یعلیٰ کے استاد تھے۔ آپ کی یہ کتاب اپنے عنوان سے ہی اپنی نوعیت ظاہر کرتی ہے: اس کا تعلق امام احمد بن حنبل کے اجوبہ یعنی مسائل کے جوابات اور ان سے اصول اخذ کرنے کے طریقے سے ہے۔ حنبلی فقہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ امام احمد سے مروی مسائل و جوابات کی روایات متعدد ہیں اور ان سے مسلک کے قواعد مستنبط کیے جاتے ہیں۔ ابن حامد نے اسی سلسلے میں امام کے جوابات کو ترتیب و تہذیب دینے اور ان سے اصولی نتائج نکالنے کی خدمت انجام دی۔ اس کتاب کو حنبلی اصول کی ابتدائی کڑیوں میں شمار کیا جاتا ہے، کیونکہ مستقل اصولی تصنیف سے پہلے یہی وہ مرحلہ تھا جس میں امام کے عمل و اقوال سے اصول کی صورت گری ہو رہی تھی۔ اگرچہ یہ کتاب بعد کی العدۃ والتمہید کی طرح مفصل اصولی مباحث کی کتاب نہیں، مگر مصادر کی تاریخ میں اس کا درجہ بنیاد کا ہے اور اسی لیے حنبلی اصولیین کی فہرست اس کے ذکر سے شروع ہوتی ہے۔

العدۃ فی اصول الفقہ: قاضی ابو یعلیٰ کی عظیم تصنیف

العدۃ فی اصول الفقہ حنبلی اصول کی سب سے اہم ابتدائی جامع کتاب ہے۔ اس کے مصنف قاضی ابو یعلیٰ محمد بن الحسین بن الفراء ہیں، جن کی ولادت 380 ہجری اور وفات 458 ہجری ہے۔ آپ بغداد میں حنابلہ کے قاضی اور شیخ تھے اور امام احمد کے مسلک کی تدوین میں آپ کا کردار مرکزی ہے، چنانچہ آپ کی الاحکام السلطانیہ بھی مشہور ہے۔ العدۃ ضخیم کتاب ہے جو کئی جلدوں میں شائع ہوئی ہے اور اس میں اصول فقہ کے تمام مباحث حنبلی نقطہ نظر سے مفصل بیان ہوئے ہیں: حکم و ادلہ، کتاب و سنت کے مباحث، اخبار و روایات، اجماع، قیاس اور اس کی حدود، الفاظ کے دلالتی مباحث اور اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ مصنف صرف حنبلی موقف بیان نہیں کرتا بلکہ

معتزلہ و اشاعرہ اور دیگر مسالک کے اصولیین کے اقوال کا جائزہ بھی لیتا ہے، کیونکہ قاضی ابو یعلیٰ کلامی مباحث میں بھی دسترس رکھتے تھے۔ العدۃ نے حنبلی اصول کو وہ مدون شکل دی جس پر بعد کے تمام حنبلی اصولیین نے بنیاد رکھی، اور آج بھی حنبلی اصول کے محقق کے لیے یہ پہلا ماخذ ہے۔

التمہید فی اصول الفقہ: ابو الخطاب کلوذانی

التمہید فی اصول الفقہ کے مصنف ابو الخطاب محفوظ بن احمد الکلوذانی ہیں، جن کی ولادت 432 ہجری اور وفات 510 ہجری ہے۔ آپ قاضی ابو یعلیٰ کے ممتاز شاگرد تھے اور بغداد کے حنابلہ میں آپ کا بلند مقام تھا۔ آپ کی فقہی کتاب الہدایہ حنبلی فقہ کی [illegible] ہے، جبکہ التمہید آپ کی اصولی شاہکار ہے۔ یہ کتاب بھی کئی جلدوں میں چھپی ہے اور اس میں اصول کے مباحث اپنے استاد کی العدۃ کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے مزید ترتیب و تنقیح کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔ ابو الخطاب کا اسلوب اپنے استاد کے مقابلے میں بعض مقامات پر زیادہ منظم اور مباحث کی تقسیم زیادہ واضح ہے۔ التمہید کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ اس سے حنبلی اصول کی [illegible] صورت سامنے آتی ہے جو کلامی منہج سے واقف ہو چکی تھی، چنانچہ اس میں اشعری و معتزلی مباحث کے ساتھ مکالمہ بھی ملتا ہے۔ بعد کے حنبلی اصولیین، جیسے ابن عقیل اپنی الواضح میں اور اس کے بعد ابن تیمیہ و ابن قیم تک کی روایت، اسی سلسلے سے جڑتی ہے، اس لیے التمہید کو اس سلسلے کی اہم درمیانی کڑی کہا جا سکتا ہے۔

جدول 1: تینوں کتب کا تقابل

نمایاں پہلو	سن وفات	مصنف	کتاب
امام احمد کے اجوبہ کی ترتیب و تہذیب؛ حنبلی اصول کی ابتدائی کڑی	403ھ	ابن حامد البغدادی	تہذیب الاجوبہ
حنبلی اصول کی پہلی جامع و ضخیم مدون کتاب	458ھ	قاضی ابو یعلیٰ الفراء	العدۃ فی اصول الفقہ

العدۃ کی روایت کی تنظیم و تکمیل؛ کلامی مباحث سے مکالمہ	510ھ	ابو الخطاب کلوذانی	التمہید فی اصول الفقہ

حنبلی اصول کی خصوصیات ان کتب کی روشنی میں

ان تینوں کتابوں کے مجموعی مطالعے سے حنبلی اصول کی چند خصوصیات واضح ہوتی ہیں۔ پہلی یہ کہ کتاب و سنت اور آثار صحابہ کو اصول میں مرکزی جگہ دی گئی ہے اور خبر واحد کی حجیت پر خاص زور ہے، کیونکہ خود امام احمد محدث تھے۔ دوسری یہ کہ قیاس کو مانا تو گیا ہے مگر اسے نص کی موجودگی میں پیچھے رکھا گیا ہے اور اس کی وسعت پر حدود لگائی گئی ہیں۔ تیسری یہ کہ سد ذرائع اور مصلحت کے مباحث کو حنبلی اصول میں عملی شکل میں قبول کیا گیا ہے، خصوصاً معاملات میں۔ چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ حنبلی اصولیین نے اصول کو فقہ سے کاٹ کر نہیں رکھا، بلکہ امام احمد کے مروی مسائل ان کے ہمیشہ پیش نظر رہے۔ یہ خصوصیات بعد میں روضۃ الناظر جیسی کتابوں میں، جو ابن قدامہ کی ہیں، اور زیادہ نکھر کر سامنے آئیں، مگر ان کی بنیاد یہی ابتدائی تین کتابیں رکھتی ہیں۔ طالب علم کو یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ تہذیب الاجوبہ جیسی کتابوں کے بعض حصوں کی دستیابی اور طباعت کے مسائل اہل علم میں زیر بحث رہتے ہیں، اس لیے ان کی جزوی تفصیلات کے لیے خصوصی کتابیاتی مراجع سے رجوع مناسب ہے۔

نتیجہ

نتیجہ یہ ہے کہ تہذیب الاجوبہ، العدۃ اور التمہید حنبلی اصول فقہ کی تشکیل کے تین مراحل ہیں: ابن حامد نے امام احمد کے اجوبہ و عمل سے اصول سازی کی بنیاد رکھی، قاضی ابو یعلیٰ نے العدۃ میں اسے جامع مدون نظام کی صورت دی، اور ابو الخطاب نے التمہید میں اس نظام کو مزید منظم و محقق بنا دیا۔ ان کتابوں کے بغیر حنبلی مسلک کے اصول سمجھنا ممکن نہیں، اور یہی وجہ ہے کہ مصادر اصول فقہ کے اس کورس میں انہیں مخصوص سوال کی صورت میں شامل کیا گیا ہے۔

سوال نمبر 5: فقہ جعفریہ کی بنیادی کتب فقہ اور ان کا تعارف (20 نمبر)

سوال نمبر 5۔ فقہ جعفریہ کی بنیادی کتب فقہ اور ان کا تعارف قلمبند کریں۔ (20 نمبر)

تعارف: فقہ جعفریہ سے مراد وہ فقہی روایت ہے جو اہل تشیع کے ہاں امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے منسوب علمی و فقہی نظام کی صورت میں مروج ہے اور جس کے بنیادی مآخذ ان کے ہاں قرآن مجید، سنت و سیرت اور ائمہ معصومین سے مروی روایات کو عقل کے مخصوص مفہوم میں اجماع ہیں۔ کسی بھی فقہی روایت کی پہچان اس کی بنیادی کتابوں سے ہوتی ہے۔ اس جواب میں خالصتاً کتابیاتی و علمی تعارف پیش کیا جاتا ہے: پہلے وہ چار بنیادی حدیثی مجموعے جنہیں کتب اربعہ کہا جاتا ہے، پھر فقہ کی مدون کتابوں جیسے شرائع الاسلام وغیرہ کا تعارف، اور آخر میں اس روایت کی خصوصیات کا جائزہ۔ یہ تعارف تعلیمی مقصد کے لیے ہے اور اس میں کسی فقہی موقف کی ترجیح مقصود نہیں ہے۔

فقہ جعفریہ کی کتب کو سمجھنے کے لیے یہ بنیادی بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اس روایت میں فقہی کتابوں کی بنیاد حدیث کے بڑے مجموعوں پر ہے جن میں فقہی ابواب کی ترتیب سے روایات جمع کی گئی ہیں۔ اس لیے یہاں کتابوں کو دو درجوں میں بیان کیا گیا ہے: پہلے ماخذ کی حیثیت رکھنے والے مجموعے، پھر ان کی بنیاد پر لکھی جانے والی فقہی تصانیف۔ اس تقسیم سے طالب علم کو پورے نظام کی ساخت سمجھنے میں آسانی ہو گی۔

کتب اربعہ: بنیادی حدیثی و فقہی مآخذ

فقہ جعفریہ کے بنیادی مآخذ میں چار کتابوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہے جنہیں الکتب الاربعہ کہا جاتا ہے۔ پہلی کتاب الکافی ہے، جس کے مصنف محمد بن یعقوب الکلینی ہیں، جن کی وفات 329 ہجری میں ہوئی۔ الکافی آٹھ جلدوں پر مشتمل مجموعہ ہے جس کا ایک حصہ اصول یعنی عقائد و اخلاق پر ہے، بڑا حصہ فروع یعنی فقہی ابواب کی روایات پر مشتمل ہے اور آخری حصہ الروضہ کہلاتا ہے۔ فقہی استدلال میں الکافی کو اس روایت میں سب سے بڑا ماخذ مانا جاتا ہے۔ دوسری کتاب من لایحضرہ الفقیہ ہے، جس کے مصنف محمد بن علی بن بابویہ القمی ہیں، جو الشیخ الصدوق کے نام سے مشہور ہیں اور جن کی وفات 381 ہجری میں ہوئی۔ یہ کتاب فقہی روایات کا مجموعہ ہے جو فقیہ کی عملی رہنمائی کے لیے تیار کی گئی تھی۔ تیسری اور چوتھی کتابیں تہذیب الاحکام اور الاستبصار ہیں، جن کے مصنف محمد بن الحسن الطوسی ہیں، جو شیخ الطائفہ کے لقب سے مشہور ہیں اور جن کی وفات 460

ہجری میں ہوئی۔ تہذیب الاحکام فقہی روایات کا ضخیم مجموعہ ہے، جبکہ الاستبصار بظاہر متعارض روایات کے درمیان تطبیق و ترجیح کے لیے لکھی گئی کتاب ہے۔ یوں الاستبصار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کے اندر بھی روایات کے تعارض کو حل کرنے کا باقاعدہ علمی سلسلہ موجود رہا ہے۔

جدول 1: کتب اربعہ کا تعارف

کتاب	مصنف	وفات	وضاحت
الکافی	محمد بن یعقوب الکلینی	329ھ	اصول، فروع اور روضہ پر مشتمل آٹھ جلدی مجموعہ؛ سب سے بڑا ماخذ
من لایحضرہ الفقیہ	الشیخ الصدوق، ابن بابویہ القمی	381ھ	فقیہ کی عملی رہنمائی کے لیے فقہی روایات کا مجموعہ
تہذیب الاحکام	الشیخ الطوسی	460ھ	فقہی ابواب کی ترتیب پر روایات کا ضخیم مجموعہ
الاستبصار	الشیخ الطوسی	460ھ	متعارض روایات میں تطبیق و ترجیح سے متعلق کتاب

الشیخ الطوسی کی فقہی تصانیف

شیخ طوسی کی اہمیت صرف حدیثی مجموعوں تک محدود نہیں ہے۔ آپ فقہ جعفریہ کی تدوین کے بھی مرکزی عالم تسلیم کیے جاتے ہیں۔ آپ کی کتاب المبسوط فی فقہ الامامیہ اس روایت کی پہلی مفصل فقہی کتابوں میں شمار ہوتی ہے جس میں مسائل کو روایات کے ساتھ ساتھ فقہی ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ آپ کی النہایہ فی مجرد الفقہ والفتاویٰ بھی اس

سلسلے کی مشہور کتاب ہے جو عرصہ تک درسی و عملی حیثیت رکھتی رہی۔ اس کے علاوہ الخلاف نامی کتاب میں آپ نے مختلف مسالک کے ساتھ اختلافی مسائل کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس روایت کے علماء بھی تقابلی فقہ سے واقف تھے۔ شیخ طوسی نے نجف اشرف میں حوزہ علمیہ کی بنیاد مضبوط کی، اسی لیے انہیں اس پوری روایت میں شیخ الطائفہ کا لقب دیا جاتا ہے۔ ان کی کتابوں کے بعد فقہ جعفریہ محض روایات کے مجموعوں سے آگے بڑھ کر مدون فقہی ادب کی صورت اختیار کرتی چلی گئی۔

شرائع الاسلام اور بعد کی فقہی کتب

فقہ جعفریہ کی مدون کتابوں میں سب سے مشہور کتاب شرائع الاسلام فی مسائل الحلال والحرام ہے، جس کے مصنف جعفر بن حسن الحلی ہیں، جو المحقق الحلی کے نام سے مشہور ہیں اور جن کی وفات 676 ہجری میں ہوئی۔ یہ کتاب چار بڑے حصوں یعنی عبادات، عقود، ایقاعات اور احکام پر مشتمل ہے اور اس کی ترتیب و اختصار نے اسے اس روایت کی مرکزی درسی و مرجعی کتاب بنا دیا۔ اس پر بہت سی شروحات لکھی گئیں جن میں صاحب جواہر کی جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام خاص طور پر مشہور ہے، جو ضخیم جلدوں میں اس روایت کی مفصل ترین فقہی شرحوں میں شمار ہوتی ہے۔ بعد کے ادوار میں فقہی موسوعات اور توضیح المسائل کی شکل میں رسائل عملیہ کی روایت بھی قائم ہوئی، جن میں مراجع اپنے فتاویٰ کو عوام کے لیے عام فہم صورت میں پیش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ اصول فقہ کی کتابیں بھی اسی فقہی نظام کا حصہ ہیں، مگر اس سوال کا مرکز فقہ کی بنیادی کتابیں ہیں، اس لیے تفصیل انہی تک رکھی گئی ہے۔

خصوصیات اور مطالعے کے لیے رہنمائی

اس روایت کی کتابوں کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ ان میں فقہی مسائل کی بنیاد مروی روایات پر رکھی گئی ہے، اجتہاد کا سلسلہ اس نظام کے اندر مسلسل جاری سمجھا جاتا ہے، اور فقہی کتب کی درجہ بندی میں حدیثی مجموعے اور فقہی موسوعات ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ تقابلی مطالعہ کرنے والے طالب علم کے لیے یہ کتابیں اس لیے بھی اہم ہیں کہ ان سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ اسلامی فقہی روایات نے مختلف مآخذ کے ساتھ کس طرح اپنے نظام بنائے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ تعارف خالصتاً علمی و کتابیاتی ہے؛ مختلف

مسالک کے فقہی اختلافات کی علمی وضاحت اور کسی عملی مسئلے میں کسی ایک موقف کا کسی شخص یا معاملے پر اطلاق اہل علم، مفتیان اور متعلقہ قانونی فورمز کا کام ہے، اس گائیڈ کا مقصد صرف کتابوں کی پہچان کرانا ہے۔ نیز کتابوں کے ابواب کی جزوی تفصیلات اور طبعات کے فرق کے لیے اصل کتابوں اور مستند کتابیات سے رجوع کرنا چاہیے۔

نتیجہ

نتیجہ یہ ہے کہ فقہ جعفریہ کی بنیادی کتب فقہ کی بنیاد کتب اربعہ یعنی الکافی، من لایحضرہ الفقیہ، تہذیب الاحکام اور الاستبصار پر ہے، جن کے مرتبین کلینی، صدوق اور شیخ طوسی ہیں۔ اس بنیاد پر شیخ طوسی کی المبسوط والنہایہ اور بعد میں محقق حلی کی شرائع الاسلام اور اس کی شرح جواہر الکلام نے اس روایت کو مدون فقہی نظام کی مکمل صورت دی۔ ان کتابوں کا یہ تعارف مصادر فقہ کے طالب علم کے نقشے کو مکمل کرتا ہے، کیونکہ اس کے بغیر اسلامی کتب خانوں کی کتابیات کی تصویر کا ایک اہم حصہ رہ جاتا ہے۔

AIOU LIBRARY aioulibrary.com